ایران نوین

iran-e-novin

ماہنامہ ایران نوین • شمارہ سولہ • مئی ۲۰۱۸ء

خصوصی نمبر قرآن کریم

مطالعۂ قرآن کا اساسی اصول

علامہ اقبال کی شاعری میں قرآنی رنگ آمیزی

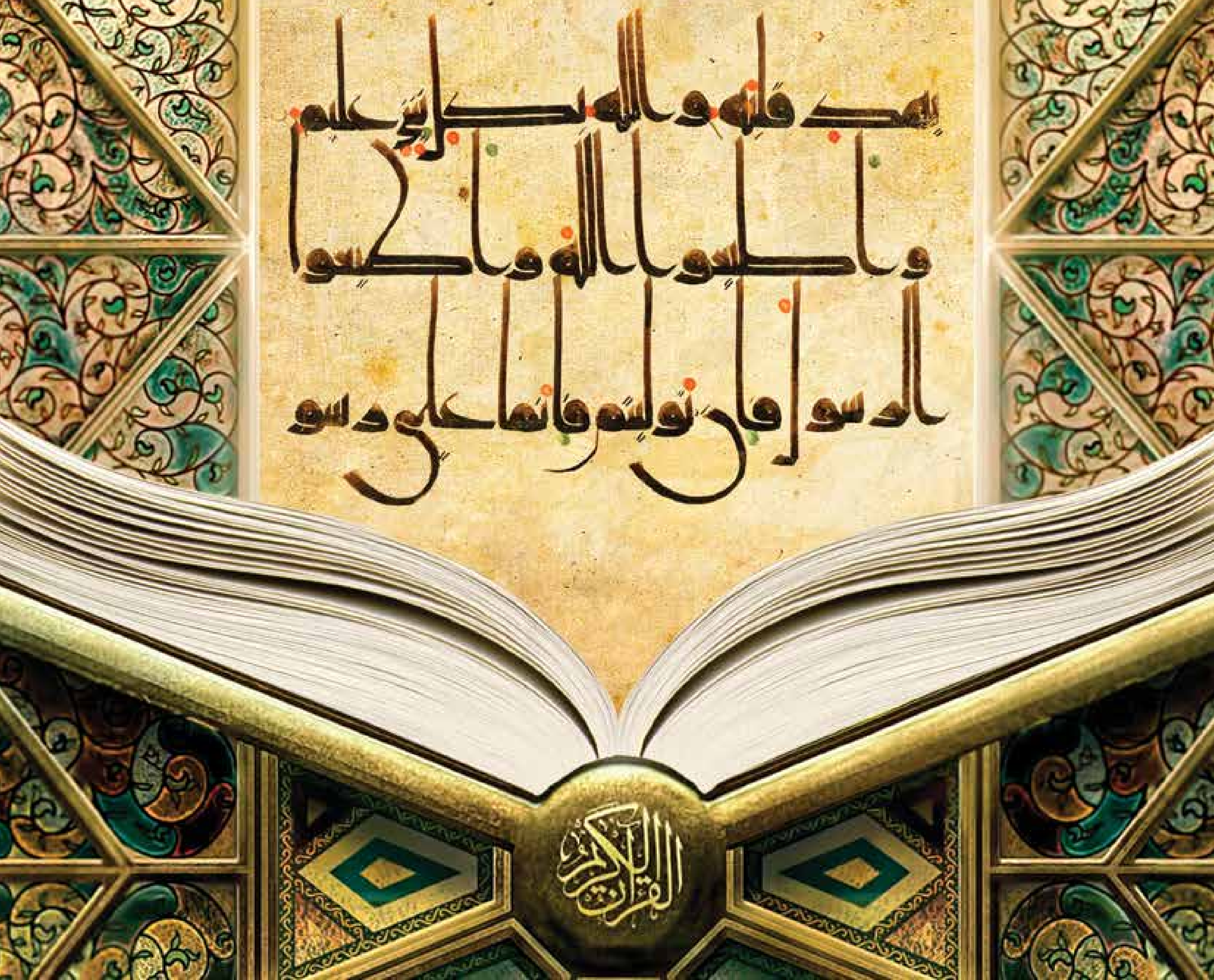

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پروفیسر ڈاکٹر عبدالهادی فقهی زاده

قرآنی نمائش کے بین الاقوامی شعبے کی سرگرمیوں کو واضح طور پر سامنے لانے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے چھبیسویں قرآنی نمائش کے ڈائریکٹر عبدالہادی فقہی زادہ نے اس بات پر زور دیا: بین الاقوامی شعبے کی اعادہء حیثیت جو پچھلے کئی برسوں سے مالی مسائل کی وجہ سے تعطیل کا شکار رہا اس بات کی باعث بنی کہ مناسب ڈھانچے کو مد نظر رکھتے ہوئے رفقائے کار کی کوششوں سے دوبارہ یہ شعبہ منعقد کیا جائے۔

فقہی زادہ چھبیسویں قرآنی نمائش کے نئے اقدامات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس بات پر تاکید کی کہ قرآنی نمائش کی معلوماتی ویب سایٹ www. Iqfa.ir کی لانچینگ ، نئے خلاقانہ اور ابداعی منصوبوں کے اعلان عام کی اشاعت، نمائش سے شغف رکھنے والوں کے لیے کلب کا انعقاد جس کا مقصد نئی تجاویز سے واقفیت حاصل کرنا اور ثقافتی سرگرمیوں کی اپ ڈیٹ کرنا ہے، مختلف زاویوں سے عترت ائمہ اطہار کی طرف توجہ مبذول ہونا جیسے عیدالنبی، الغدیر، عاشور، رضوی ثقافت، موعود ، بین الاقوامی شعبے کی بطور خاص تقویت، قرآنی سرگرمیوں کی ہدایت ، معاشی اور ثقافتی شعبے کی طرف خاص توجہ اورلوگوں میں خود کفالت پیدا ہونے کےلیے فلاحی اداروں کی حوصلہ افزائی، عترت کے شعبوں میں قرآن کے محتوا ، قرآنی اعجاز اور اس کی شگفتگی ، میڈیا اور سوشل نیٹ ورک پر خاص توجہ حالیہ قرآنی نمائش کے نمایان اقدامات میں شمار کیے جاتے ہیں۔

فقہی زادہ نے رمضان المبارک میں قرآنی نمائش منعقد ہونے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مزید کہا: امید ہے رمضان المبارک کے چوتھے دن (20 مئی) قرآنی نمائش کی رونمائی ہوگی اور رمضان المبارک کی اکیسویں تاریخ کو (5 جون) لیلہ القدر کی دوسری رات شروع ہونے سے پہلے اپنے اختتام کو پہنچے گی۔

انہوں نے کہا مصلی امام خمینی (رہ) میں یہ نمائش منعقد کی جائے گی اور موجودہ صورتحال کے پیش نظر چھبیسویں قرآنی نمائش کے لیے ہماری پہلی ترجیح مصلی امام خمینی (رہ) ہوگی۔ ہمارے اور مصلی امام خمینی (رہ) کے درمیان کوئی سمجھوتا نہیں ہوا ۔ سہولت کے پیش نظر ہماری امید ہوگی کہ یہ نمائش مصلی امام خمینی (رہ)میں منعقد کی جائے گی۔

انہوں نے بین الاقوامی شعبے کی تقویت کی بات کرتے ہوئے تاکید کی کہ پہلی مرتبہ کے لیے اردو، انگریزی،عربی اور ترکی آذربائیجانی چار زبانوں میں خصوصی مجلے برقی اور کتابی شکل میں شائع کیے جائیں گے۔

فقہی زادہ مہر خبررسان ایجنسی کے نامہ نگار کے ایک سوال کے جواب میں کہ لوگوں کی زیادہ سے زیادہ دلچسپی لینے اور بین الاقوامی قرآنی نمائش میں شرکت کرنے کے حوالے سے کہا: کیسے عمومی اذہان اور نگاہوں کو قرآنی نمائش کی طرف مبذول کریں اس کے لیے ہم نے تدبیریں سوجھی ہیں اور محتوا و طریقہ ء کارمیں تبدیلیاں سامنے آئی ہیں۔

انہوں نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے مزید کہا: طریقہء کار کے تحت ہم نے بصری جھروکوں کی تقویت کی ہے اور محتوا کے زمرے میں ہمیں ابداعی منصوبے موصول ہوئے ہیں تا کہ دونوں طریقوں میں جدت پیش آئے اور بہت سے لوگ قرآنی نمائش میں شرکت کرنے میں دلچسپی لے لیں۔

انہوں نے قرآنی نمائش میں زیادہ رش ہونے کو کامیابی قرار نہ دیتے ہوئے مزید کہا: نئی صلاحیتوں سے بھرپور خصوصی نشستوں کا اہتمام اور ان نشستوں کی طرف ہائی ایجوکیٹڈ طلباء کی توجہ سے کوشش ہوگی ہونہار طلباء کو جذب کرلیں اورنمائش میں علمی قرآنی سرگرمیوں کی طرف توجہ ہمارے نصب العین میں شامل ہیں۔

مغربی جوانوں کے نام انقلاب اسلامی ایران کے سپریم لیڈر کے دوسرے خط کے چھے اہم نکات

- متاثرہ خاندانوں سے اظہار ہمدردی
- اسلامی دنیا کئی برسوں سے دہشت گردی کا شکار
- اسلامی دنیا میں تحریک بیداری کے ساتھ ، مغرب کی متضاد پالیسیاں
- مغربی دنیا میں دہشت گردی کی جڑیں
- امن و سلامتی قائم کرنے کی حکمت عملی
- اسلامی دنیا کے ساتھ مغربی دنیا کا صحیح اور عزت مآبانہ رویہ

۴

قرآنی نمائش کا اساس نامہ؛ قرآن کریم کی چھبیسویں بین الاقوامی نمائش
(مقاصد، پالیسی، حکمت عملی، نعرے)

۱۰

علامہ اقبال کی شاعری میں
قرآنی رنگ آمیزی

۱۶

مطالعۂ قرآن کا اساسی اصول

۲۶

وزارت برائے ثقافت اور اسلامی ارشاد کے شعبہ
قرآن و عترت کی کارکردگی میں توسیع و ترقی کا مینی فیسٹو

۳۰

قرآن پاک کی اہمیت اور مسلم امہ کا اتحاد۔۔۔
اقبال کی نگاہ میں

۳۶

اخلاق انسانی پر قرآن کے اثرات

ڈائرکٹر جنرل : محمد حسین احمدی
ایڈیٹر ان چیف : ڈاکٹر محمد کیومرثی
ایگزیکٹو ڈائریکٹر اور پبلک ریلیشنز :
مریم حمزہ لو
اعزازی مجلس مشاورت (بین الاقوامی):
پروفیسر ڈاکٹر محمد یوسف خشک

پروفیسر ڈاکٹر خلیل طوقار
پروفیسر ڈاکٹر محمّد فخرالحق نوری
پروفیسر ڈاکٹر عبدالهادی فقهی زاده
ڈاکٹر محمود واعظی
جناب سید فخرالدین اسماعیلی
حجت‌الاسلام محمدعلی خسروی
ڈاکٹر علی بیات

خصوصی نمبر قرآن کریم - مئی ۲۰۱۸ء

گرافیکس ڈیزائنر :
مجید خضری پور

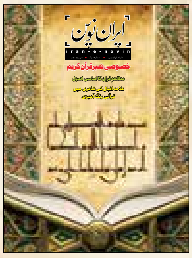

یہ ایک بین الاقوامی اردو جریدہ ہے جس کا مقصد آج کے ایران سے متعلق تہذیبی ، ادبی ، معاشرتی ، سیاسی ، اقتصادی وعلمی مسائل و مباحث و اقدار کو فروغ دینا ہے ۔اس جریدے میں ایران و برصغیر پاک و ہند کی خبروں پر مبنی اشتراکات ، تحقیقی و علمی سرگرمیوں ، ثقافت ، تجارت اور خواتین کے موضوعات کے علاوہ فارسی ادب کے شہپارے بھی ملیں گے ۔

ماہنامہ ایران نوین

Magazine of ITF, P. O. Box:14155-3899, Tehran,Islamic Republic of Iran
Tel: +9821-88934301 ■ Fax: +9821-88902725
Website: http://www.itfjournals.com ■ Website:alhodagroup.ir
Email: Info@ alhodagroup.ir ■ commercial@alhodagroup.ir

قرآنی نمائش کا اساس نامہ

قرآن کریم کی چھبیسویں بین الاقوامی نمائش

(مقاصد، پالیسی، حکمت عملی، نعرے)

ڈاکٹر محمود واعظی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلَّذِینَ یُبَلِّغُونَ رسالات اللہِ وَیَخْشَوْنَہُ وَلا یَخْشَونَ اَحَدا الا اللہ وَکَفٰی بِاللّٰہِ حَسِیبا

تمہید:

قرآن کریم کی بین الاقوامی نمائش، ملک کی قرآنی سرگرمیوں میں سب سے وسیع قرآنی ماحول ہے۔ وہ فضا جو موضوعات کی رنگارنگی، اندرونی سرگرمیاں اور شائقین کی گنجائش کے لحاظ سے خود ملک کی قرآنی اشتہاری سرگرمیوں میں پہلی پوزیشن میں آئی ہے۔ وہ فضا جس میں قرآن کے مختلف آثار اور مصنوعات سے

اثراندازی کے اہم اصول پر خاص توجہ قرآن کی نمائش میں کامیابی کے سب سے اہم جزو ہیں۔ دوسرے لفظوں میں چاہیے کہ قرآن کریم کی نمائش معاشرے کی فضا میں موثر اثرات چھوڑنے کے لیے ایک جگہ ہو

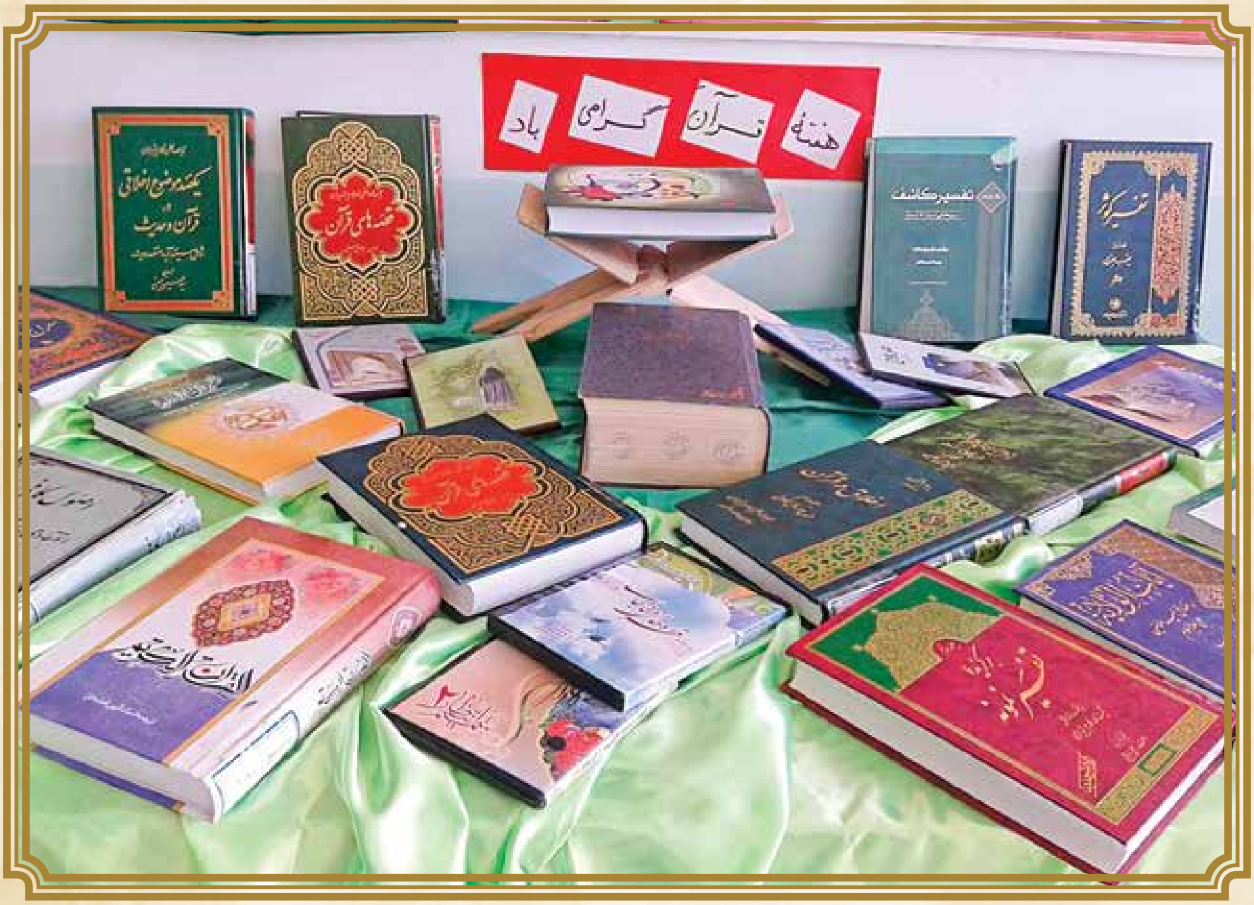

لے کر سرکاری اور مختلف شعبوں میں قرآن کریم کی کتابیں نیز قرآن کریم کی تعلیمات اور تصورات دکھائی دیتی ہیں اور ایک ہی وقت میں قرآن کریم سے لگاؤ رکھنے والوں کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے ۔

یہ اہم کام ایک نظر میں خصوصی ٗ زمانی اور مستقل اقدام کے طور پر جانا جائے اور دوسری نگاہ میں نمائشوں کی طرح پورا سال ملک میں ہونے والی قرآنی سرگرمیوں پر اثرات ڈالے. اس معنی میں اگر نمائش بہترین اور آخری قرآنی آثار اور تالیفات کو پیش کرے تو قدرتی طور پر نمائش میں منتخب اور حاضر ہونے کے لیے ملک میں ہونے والے قرآنی کام کمی اور کیفی اعتبار سے بڑھیں گے۔ جیسے تمام معتبر عالمی نمائشیں جو خود اپنی پسندیدہ آثار کو اپنی سیاست اور فکر کے مطابق پروڈاکٹ کرتی ہیں.

اس جہت سے قرآن کریم کی نمائش ہر سال ایک سال کی کارکردگی کی انتہا ہوتی ہے جو بہترین اور جذاب چیزوں کو پیش کرنے کی جگہ ہے ۔

تاہم قرآن کریم کی نمائش مواقع اور ایگزیکٹو نوشن سے فائدہ اٹھائے بغیر آہستہ آہستہ مخاطبین کی توجہ اور اپنے مرکزی کردار سے ہٹ جائے گی اور اسی لیے ہے کہ آپڈیٹ ہونا اور اثراندازی کے اہم اصول پر خاص توجہ قرآن کی نمائش میں کامیابی کے سب سے اہم جزو ہیں۔ دوسرے لفظوں میں چاہیے کہ قرآن کریم کی نمائش معاشرے کی فضا میں

موثر اثرات چھوڑنے کے لیے ایک جگہ ہو تا کہ لوگ قران کے ساتھ انس رکھیں اور اس کے تماشائی اس فنکشن کے اثرات کو اپنے آپ میں محسوس کریں ۔ نیز ماہرین کے لیے

کشش اور اثراندازی، قابلیت کی سطح کے سالانہ اضافے کے میدان میں نمائش کے بڑھتے ہوئے عمل قابل دید ہوں۔

نمائش کے مقاصد

۱- معاشرے میں قرآن کریم کے عقائد کو فروغ دینا
۲- عترت اور قرآن کریم کی ثقافت اور تعلیمات کی ترقی اور فروغ
۳-قرآن اور عترت کے مصنوعات کی پیداوار پر توجہ
۴-دنیا میں اسلامی جمہوریہ ایران کی حکومت کی قرآنی گفتگو کی توسیع

اگزیکٹو پالیسی

۱-مقام معظم رہبری (دام ظلہ) اور امام راحل (رہ) کے قرآنی معنویات خاص طور پر اسلامی طرز زندگی کی توسیع پر توجہ
۲- خاندانی ماحول میں قرآن کی توسیع کی ضرورت اور اس کے روحانی، تعلیمی اور اخلاقی اثرات پر تاکید
۳- بین الاقوامی اور قومی سطح پر خصوصی حصے اور قرآن و عترت کے کارکنوں اور ایلیٹس کا زیادہ سے زیادہ شمولیت
۴- سوشل میڈیا کے استعمال پر خاص توجہ
۵- قرآن اور عترت کی تعلیمات کی وضاحت اور منتقلی میں فن کے عنصر پر خاص توجہ
۶- بچوں اور نوجوانوں پر ترجیح
۷- امت اسلامی کو متحد کرنے کے لیے قرآن و عترت کے موضوع پر توجہ
۸- لوگوں کی قرآنی سرگرمیوں، اداروں کی خودمختاری اور مزاحمتی معاشیاتی سیاست نبھانے کے لیے ثقافت کے معاشیات پر خاص توجہ

حکمت عملی

۱-انفرادی اور سماجی زندگی میں قرآن اور سیرہ اہل بیت (ع) کی کارکردگی اوراثرات پر مخاطبین کی بصیرت کی ترقی اور موثر آگاہی
۲- مخاطبین کے درمیان قرآن کریم کے ساتھ انس اور رابطہ رکھنے کی حوصلہ افزائی
۳- قرآن کریم اور اہل بیت (ع) کے میدان میں بنیادی سوالات کی جواب دہی
۴- قرآنی سرگرمیوں میں مقبول شراکت کی توسیع
۵- قرآن کریم کے اثر بخش اور اعلی مصنوعات کی حمایت
۶- قرآنی سرگرمیوں میں ملک کی قرآنی صلاحیتوں اور تازہ ترین کامیوبیوں کو دکھانا اورانڈیکس سرگرمیوں کا تعارف
۷- اسلامی ممالک کے قرآن و عترت کے اعلی سرگرم اراکین اور ایلیٹس کی شرکت کے لیے مناسب جگہ کی فراہمی اور ملک کے اندر اور باہر قرآنی سرگرم اراکین اور سائنسدانوں کے درمیان تعامل
۸- قرآن کریم اور مشترک سرگرمیوں کے میدان میں مسلمان ممالک کے ساتھ ثقافتی

اسلامی ممالک کے قرآن و عترت کے اعلی سرگرم اراکین اور ایلیٹس کی شرکت کے لیے مناسب جگہ کی فراہمی اور ملک کے اندر اور باہر قرآنی سرگرم اراکین اور سائنسدانوں کے درمیان تعامل

ڈپلومیسی کی ترقی

نمائش کا نعرہ : قرآن ' ہدایت کا چراغ

چھبیسویں نمائش میں انتظامی ضروریات

نمائش کے لئے نئے ڈیزائن اور خیالات کا جائزہ لینے میں' تفویض کے مقصد کے لئے منصوبہ بندی' ایک خاص حکمت عملی اور نمائش کے پالیسیوں کا مشاہدہ زیادہ سے زیادہ کیا جاتا ہے.

نمائش کے ہیڈ کوارٹر ' نمائش کی اہم خصوصیات' نمائش کی حکمت عملی کی پیشکش اور نمائش کے ہال میں کنسرٹ ہال اور نمائش کے ہال میں اولمپیاڈ منصوبوں کی نمائش کے مطابق دلچسپی کے موضوع کی ترجیح دیں گے.

نمائش کا بورڈ' عام طور پر قرآن کریم کی نمائش سے ناظرین کی توقعات حاصل کرنے اور قرآنی اس عظیم واقعہ کی ترویج کی تجاویز حاصل کرنے کے لیے' سامعین کے نظریات اور تجاویز کے رجسٹریشن اور جائزہ لینے کے لیے' زیادہ سے زیادہ قرآن دوستوں

میں حصہ لینے کے لئے لازمی اقدامات ' خیالات پیش کرے گا' جیسے انعامات پوائنٹس اور ہیکنگ پیک.

نمائش کے مختلف حصوں میں لوگوں کی شرکت کو زیادہ سے زیادہ کرنے کے لئے' نمائش میں لوگوں کی مدد سے فریم ورک کی ایک فہرست تیار کی جائے گی جس میں عوامی اعلانات مناسب اور جامع ہیں جیسے انٹرویو کے تبادلے اور ان کے تبادلے میں لوگوں کی شمولیت' iftar زائرین کے استقبال میں شرکت اور اس موضوع کو اس فریم گروپ میں بیان کیا گیا ہے. ٦ نمائش ہیڈ کوارٹر کی کمیٹی ذیل میں تین گروہوں میں درجہ بندی کی جاتی ہیں؛

نمائش کی ایگزیکٹو کمیٹی

٢ کمیٹیاں جو نمائش کے رہنماؤں اور ان کے متعلقہ یا کئی سپلائرز کے عمل کے ذمہ دار ہوں گی. کوریائی ٹام «ابدی انٹرمیڈیٹ» اور «قرآن کریم فروغ مصنوعات»' «قرآن کریم مطالعہ اور مطالعہ»' «قرآن کریم مطالعہ»' چار کمیٹی انتظار کر رہی ہیں

کمیشن جو نمائش کے تمام علاقوں میں نمائش کی پالیسیوں کے ذمہ دار ہیں اور زر ایرین کارپوریشن اور نئی ٹیکنالوجیز کمیٹی کی ضروریات' کمیٹیوں کے "آرٹ کمیٹی"' "آرٹ کمیٹی" کی وضاحت نہیں کی جائے گی.

نمائش کے ایگزیکٹو نائب صدر کے مشیر اور پہلے ہی گروپ کی کمیٹیوں' نمائش کے ایگزیکٹو چوکوں کی پیشکش اور نمائش کے چیئر کی توثیق کرتے ہوئے اور گروپ کی ورکشاپس کی تعداد اور گنجائش کا تعین کرتے ہوئے نمائش کے دوسرے گروہوں کی ساخت میں تبدیلی کریں گے ۔

اس عظیم واقعہ کی ترویج کی تجاویز حاصل کرنے کے لیے ، سامعین کے نظریات اور تجاویز کے رجسٹریشن اور جائزہ لینے کے لیے ، زیادہ سے زیادہ قرآن دوستوں میں حصہ لینے کے لئے لازمی اقدامات

علامہ اقبال کی شاعری میں قرآنی رنگ آمیزی

گر تو می خواہی مسلمان زیستن
نیست ممکن جز بہ قرآن زیستن

ڈاکٹر علی کمیل قزلباش
مدیر ' مجلّہ پیغام آشنا ' اسلام آباد پاکستان

قرآن وہ کتاب ہے جو روز ازل ہی سے انسانیت کے لیے سر چشمہ ہدایت رہا ہے .
ایسا کوئی بھی اہل نظر جو حق کی شناخت سے بہرہ ور ہوا ہے قرآنی نور سے بے بہرہ نہیں رہا۔ حتی وہ مفکرین بھی جو باقاعدہ حلقہ بگوش اسلام نہیں تھے لیکن حرف حق سے آشنا تھے اس کتاب عظیم قرآن سے بہرہ ور تھے. جب کہ مسلمان مفکرین تو الہام قرآنی کے بنا تکلم تک بھی نہیں کر پاتے. وہ شعرا جو اہل معرفت اور تلامذہ رحمٰن کے قبیلے میں سے ہیں' قرآن ان کے پہلو میں رہا ہے . ان کے اشعار میں قرآنی حوالے موجود ہیں. جیسا کہ

> ان کے اشعار میں قرآني عظمت وتعلیم کے بارے میں اشعار بکثرت دیکھے جا سکتے ہیں.ان کی نظر میں قرآن حقیقت آدم شناسي اور آدم پروري میں اہم ترین کردار کا حامل ہے

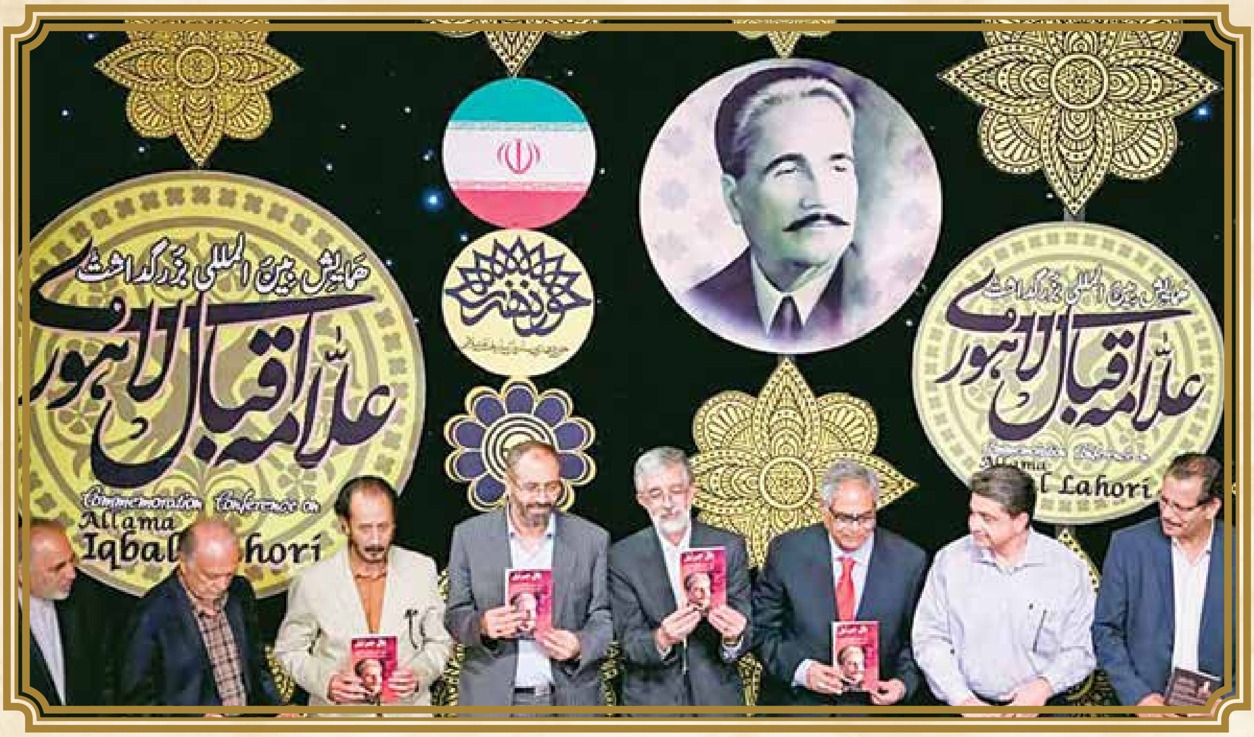

مثنوی مولوی کے بارے میں مولانا جامی سے منسوب ہے کہ :

مثنوی معنوی مولوی
است قرآن در زبان پہلوی

سندھی زبان کے عظیم صوفی شاعر شاہ عبداللطیف نے بھی فرمایا تھا کہ میرے سرہانے ہر وقت قرآن اور مثنوی مولوی رہتی ہے۔

اقبال کا تو تمام کلام کلیات فارسی اور اردو قرآنی تعلیمات کے زیر اثر ہے، جبکہ ان کے اشعار میں قرآنی عظمت و تعلیم کے بارے میں اشعار بکثرت دیکھے جا سکتے ہیں. ان کی نظر میں قرآن حقیقت آدم شناسی اور آدم پروری میں اہم ترین کردار کا حامل ہے. وہ فرماتے ہیں:

نقش قرآن تا درین عالم نشست
نقش ہای کاہن و پاپا شکست
فاش گویم آنکہ در دل مضمر است
این کتابی نیست چیزی دیگر است
چون بجان در رفت جان دیگر شود
جان چون دیگر شد جہان دیگر شود
مثل حق پنہان و ہم پیداست این
زندہ و پایندہ و گویاست این
اندر و تقدیر ہای غرب و شرق
سرعت اندیشہ پیدا کن چو برق
با مسلمان گفت جان بر کف بنہ
ہر چہ از حاجت فزون داری بدہ
آفریدی شرع و آیینی دگر
اندکی با نور و قرآنش نگر
از بم و زیر حیات آگہ شوی
ہم ز تقدیر حیات آگہ شوی

(کلیات اقبال (فارسی)، ص۳۱۷)

ان کی وابستگی قرآن سے بے حد و بسیار تھی. بچپن ہی سے بلند آواز میں قرآن پڑھتے تھے. قرآن پڑھتے وقت شدت سے اس کے زیر اثر ہوتے۔ اواخر عمری میں جب ان کی آواز میں گرفتگی پیدا ہوئی تو ان کا تمام تر دکھ یہی تھا کہ وہ بلند آواز میں قرآن نہیں پڑھ سکتے . ایام بیماری میں جب ان کے سامنے کوئی قرآن بلند آواز میں تلاوت کرتا تو ان کے اشک جاری ہوتے اور ایک لرزہ اور اہتزار کی حالت ان پر حاوی ہو جاتی.

(اقبال اور قرآن، ص ۱۱)

انہوں نے اس درد کو اس شکل میں منظوم کیا ہے کہ،

نغمہ ی من در گلوی من شکست

شعلہ ای از سینہ ام بیرون نہ جست
در نفس سوز جگر باقی نماند
لطف قرآن سحر باقی نماند
کلیات اقبال (فارسی)، ص ۴۱۴)

اقبال نے والد کی نصیحت کے زیر اثر تمام زندگی قرآن کی روشنی میں گزاری۔ وہ قرآن کو کتاب سمجھ کر یا نیکی اور بہشت کے حصول کا ذریعہ جان کر نہیں پڑھتے بلکہ وہ اس کا مکمل ادراک رکھتے تھے۔ والد کے الفاظ کے مطابق وہ کلام اللہ کو اپنے دل پر اترتا محسوس کرتے اور تلاوت کے دوران رو پڑتے تھے۔
"مطالب قرآن پر ان کی نظر ہمیشہ رہتی۔ قرآن پاک کو پڑھتے تو اس کے ایک ایک لفظ پر غور کرتے۔ بلکہ نماز کے دوران جب وہ باآواز بلند پڑھتے تو وہ آیات قرآنی پر فکر کرتے اور ان سے متاثر ہو کر رو پڑتے"
(ملفوظاتِ اقبال، ص۱۲۱)

شاید اسی مناسبت سے انہوں نے فرمایا تھا کہ
تیرے ضمیر پر جب تک نہ ہو نزول کتاب
گرہ کشا ہے رازی نہ صاحب کشاف
(کلیات اقبال (اردو) ص۔۲۰۷)

اقبال کے مستقل خادم علی بخش کہتے ہیں
"قرآن اس خوش الحانی کے ساتھ پڑھتے تھے کہ جی چاہتا تھا بس سارے کام چھوڑ کر انہی کے پاس بیٹھا رہوں۔ اس زمانے میں کھانا پینا بھی چھوٹ گیا تھا۔ صرف شام کو تھوڑا سا دودھ پی لیا کرتے تھے۔"

(اقبال نامہ، ص۱۸)

اس شاعر کے اشعار میں قرآنی آیات، احادیث رسول خدا (ص) بطور تلمیح نظر آتے ہیں .ان کے نزدیک مہم ترین اور مستند ترین کتاب یہی ہے۔ وہ چاہتے تھے کہ ان کا کلام مستند اور معتبر تر ٹھہرے اس لئے اس کتاب کو ان رہنما بنائے رکھا. اقبال نے چھوتے پارے کی پہلی آیت سے اپنی بات کو مدلل و معتبر ٹھہرایا ہے:
چیست قرآن خواجہ را پیغام مرگ
دستگیر بندہ ی بی ساز و برگ
ہیچ خیر از مردک زرکش مجو
لن تنالو البر حتی تنفقو !
(کلیات اقبال (فارسی)، ص ۳۱۶)

انہی نکات کو اقبال کے مندرجہ ذیل اشعار میں بھی دیکھا جاسکتا ہے جہاں وہ زر اندوزی اور دنیا طلبی کی مخالفت کرتے ہوئے قرآن پاک کو دلیل بناتے ہیں اور زکات کے فایدے اور حکمت کے بارے میں فرماتے ہیں.
حب دولت را فنا سازد زکات
ہم مساوات آشنا سازد زکات
دل ز حتی تنفقو محکم کند
زر فزاید الفت زر کم کند
(ہمان، ہمان، ص۳۶)

یعنی شاعر ذخیرہ اندوزی اور مال پرستی کا مخالف ہے اور دست سخا پر یقین اور اعتقاد رکھتاہے. اس نے یہ درس از قرآن

قرآن اس خوش الحانی کے ساتھ پڑھتے تھے کہ جی چاہتا تھا بس سارے کام چھوڑ کر انہی کے پاس بیٹھا رہوں۔ اس زمانے میں کھانا پینا بھی چھوٹ گیا تھا۔ صرف شام کو تھوڑا سا دودھ پی لیا کرتے تھے

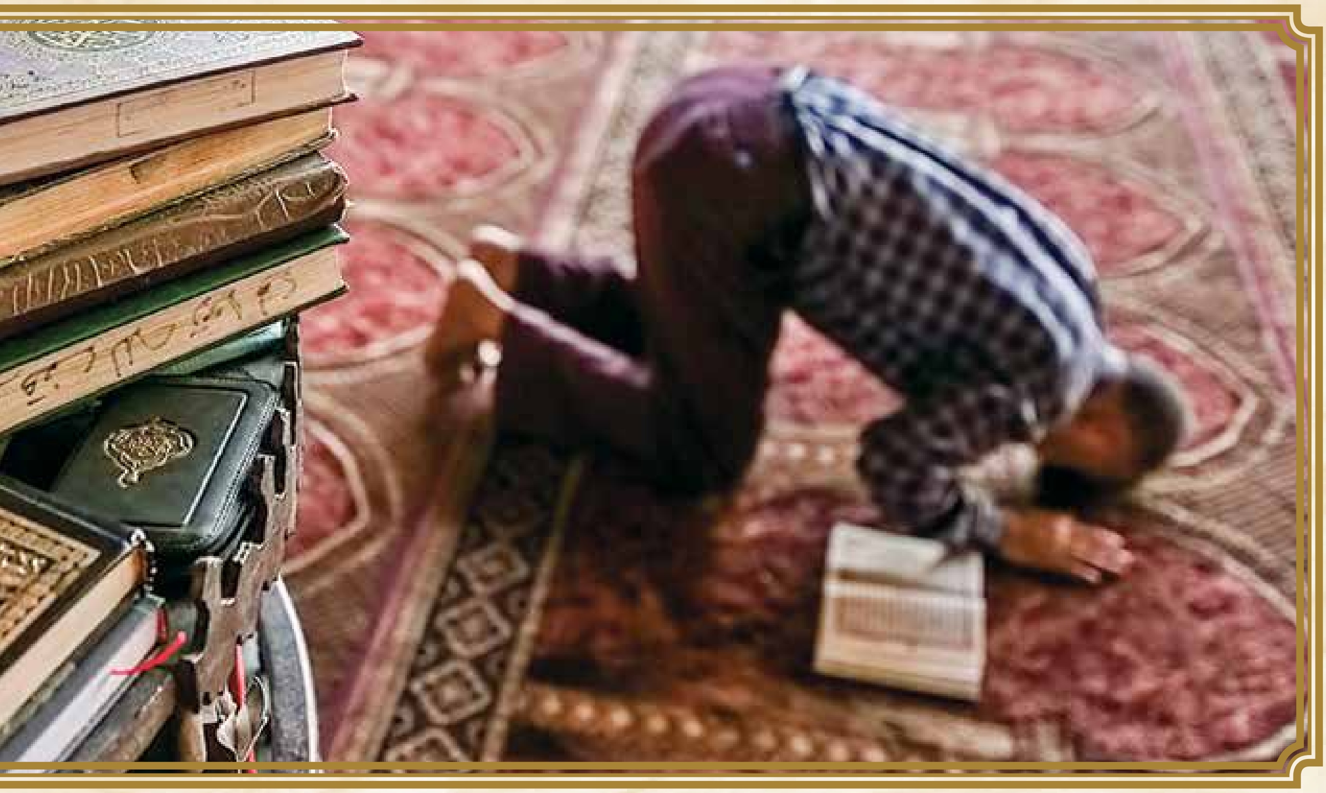

سے حاصل کیا تھا. اقبال نے اس آیہ سے، بال جبریل میں نظم "ابلیس و جبریل" میں استفادہ کیا ہے. وہ ابلیس کی زبانی کہتا ہے:

جس کی نومیدی سے ہو سوز
درون کائنات
اس کے حق میں «تقنطو» اچھا ہے
یا لاتقنطو
(کلیات اقبال اردو، ص ۴۷۴)

جیسا کہ ذکر ہوا، اقبال کی شاعری ایک طرح کی قرآنی تعبیر ہے. آیات کے انتخاب میں اور حتی احادث نبوی میں بھی جو کلمہ "لا" سے آغاز ہوتے ہیں زیادہ تر استفادہ فرماتے ہیں. اقبال ایک شعر میں حمیت مسلمانی کا ذکر کرتے ہوئے اپنے پسندیدہ کردار مرد مومن کے لئے، لفظ "لا تخف" سے جو قرآن میں تکرار کے ساتھ آیا ہے استفادہ کرتے ہیں، یعنی آیات نمبر۱۱/۱۷ — ۲۱/۲۰ — ۱۰/۲۷ میں پروردگار عالم، حکم لا تخف فرماتا ہے. اقبال حضرت موسی کے حوالے سے مرد مومن کے بارے میں فرماتے ہیں:

چون کلیمی سوی فرعونی رود
قلب او از «لاتخف» محکم شود
کلیات اقبال (فارسی)، ص ۶۵

اقبال چاہتا ہے کہ اس کی ملت کا ہر فرد موسی اور خلیل کی طرح کسی قسم کے بیم وخوف کا اسیر نہ ہو۔ وہ قرآنی آیات پر تکیہ کر کے خدا کی کمک کی تلقین فرماتے ہیں اوراس نکتے کو جو سورہ شعرا کی آیتوں ۶۵ —۶۶ میں مضمر ہے، کہ: وانجینا موسی ومن معہ اجمعین. ثم اغرقنا الآخرین. اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ:

درگذر مثل کلیم از رود نیل
سوی آتش گام زن مثل خلیل
(ہمان، ہمان، ص ۳۱۸)

آیہ ۲۸ سورہ النجم، کہ جس میں فرمایا گیا ہے کہ: وظن الظن لایغنی عن الحق شیئا، ملاحظہ فرمایں کہ مندرجہ ذیل شعر میں کس کمال سے بیان کرتے ہیں.

حیات جاویدان اندر یقین است

رہ تخمین و ظن گیری، بمیری

(ہمان، ہمان، ص ۲۷۴)

حدیث رسول خدا (ص) ہے ''لا تحزن ان اللہ معنا'' اس نکتے کو اقبال حزن و یاس سے دور رہنے کے لئے اکثر سمجھتا ہے اور فرماتا ہے کہ :

ای کہ در زندان غم باشی اسیر
از نبی تعلیم «لا تحزن» بگیر

(ہمان، ہمان، ص ۲۷۴)

حقیقت یہ ہے کہ جب انسان اقبال کی طرح اس کتاب کبیر او خیر کثیر کی تہہ تک پہنچتا ہے وہ کسی بھی سطح پر ذلت اور خواری کے زیر اثر نہین رہتا جب کہ سر بلندی اور عظمت کے انسانی وقار تک پہنچتا ہے .

کیونکہ اقبال کی نظر مین مسلمان اگر حقیقی مسلمان بن کر جینا چاہتا ہے تو اسے قرآن سے جڑ کر رہنا پڑے گا۔ ملاحظہ ہو :

گر تو می خواھی مسلمان زیستن
نیست، ممکن جز بہ قرآن زیستن

(ہمان، ہمان، ص ۲۱۱)

اور جب ایک مسلمان قرآن کو اپنا منشور بنا کر اس پر زندگی گزارنے لگتا ہے تو وہ سراپا قرآن بن جاتا ہے۔ اقبال اسی نکتے کی جانب اشارہ فرماتے ہیں کہ :

یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن
قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن

(کلیات اقبال (اردو)، ص ۸۸)

اقبال قرآن پاک پر عمر کے آواخر میں انگریزی زبان میں کتاب لکھنا چاہتے تھے لیکن بیماری کے باعث فرصت میسر نہ ہوئی۔ سر راس مسعود کو ایک خط میں لکھتے ہیں:

''اس طرح میرے لئے ممکن ہو سکتا تھا کہ میں قرآن کریم پر عہد حاضر کے افکار کی روشنی میں اپنے وہ نوٹ تیار کر لیتا جو عرصہ سے میرے زیر غور ہیں لیکن اب تو، نہ معلوم کیوں، ایسا محسوس کرتا ہوں کہ میرا خواب شرمندہ تعبیر نہ ہو سکے گا۔ اگر مجھے حیات مستعار کی باقی گھڑیاں وقف کر دینے کا سامان میسر آئے تو میں سمجھتا ہوں قرآن کریم کے ان نوٹوں سے بہتر کوئی پیش کش مسلمانانِ عالم کو نہیں کر سکتا''

(اقبال اور قرآن، ص ۱۷)

ایک شعر میں حمیت مسلمانی کا ذکر کرتے ہوئے اپنے پسندیدہ کردارمرد مومن کے لئے ,لفظ ''لاتخف'' سے جو قرآن میں تکرار کے ساتھ آیا ہے استفادہ کرتے ہیں

مطالعہِ قرآن کا اساسی اصول

یہ فیصلہ دے کہ قرآن فلکیات کی کتاب ہے یا طبیعیات کی کتاب - یہ تاریخی داستانوں کا بیان ہے یا اس کے مضامین میں ریاضیات اور ہندسہ و حساب کے فارمولے ڈھونڈے جائیں

ڈاکٹر راشد عباس نقوی

مطالعۂ قرآن کا ایک بنیادی اصول جو اِس فن کے بعض اساتذہ نے بیان فرمایا ہے، یہ ہے کہ قرآن کریم اللہ تعالی کی نازل کردہ کتاب ہے۔ یہ کلام، اللہ تعالی کا کلام ہے، لہٰذا اس کی شناخت کا ایک اساسی اصول یہ ہے کہ قرآن کا جو تعارف اللہ تعالی نے کروایا ہے، اُس سے تجاوز نہ کیا جائے۔اس حوالے سے استاد آیۃ اللہ جوادی آملی حفظہ اللہ لکھتے ہیں:

خدای سبحان کہ متکلم قرآن و نازل کنندہ آن است، از ہر موجود دیگری قرآن را بھتر می شناسد و در تعریف او شایستہ تر از ہر صاحب نظر دیگر است

یعنی: "اللہ تعالی جو کہ قرآن کریم کا متکلم اور اس کا نازل کرنے والا ہے، دیگر تمام موجودات سے قرآن کو بہتر سمجھتا ہے اور قرآن کی تعریف میں ہر صاحب نظر سے زیادہ شائستہ اُسی کی نظر ہے۔"

دوسرے الفاظ میں کسی قاری کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اپنے مزاج یا اپنی بشری توقعات کی بنیاد پر قرآن کریم کے بارے میں مثال کے طور پر یہ فیصلہ دے کہ قرآن فلکیات کی کتاب ہے یا طبیعیات کی کتاب۔ یہ تاریخی داستانوں کا بیان ہے یا اس کے مضامین میں ریاضیات اور ہندسہ و حساب کے فارمولے ڈھونڈے جائیں۔ قرآن کریم کے بارے میں اپنے حدس و گمان کی بنیاد پر ایسی کوئی بھی رائے قائم کرنا، نادرست ہے۔ بلکہ قرآن شناسی کی صحیح روش یہ ہے کہ دیکھا جائے کہ خود اللہ تعالی نے قرآن کریم کو کس قسم کی کتاب قرار دیا ہے۔

دراصل مطالعہ قرآن کے مذکورہ بالا اصول کے پس پردہ بعض مفسرین کی وہ روش ہے جو انہوں نے قرآن کی تفسیر اور قرآنی مطالب میں غور و خوض میں اپنائی ہے۔ انہوں نے قرآن کریم کی آیات میں افراط کی حد تک نیچرل سائنسز اور بشری علوم ڈھونڈنے کی کوشش کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ قرآن جو کہ کتاب تدوین ہے، اس میں وہ سب حقائق بیان ہوئے ہیں جو عالم تکوین میں پائے جاتے ہیں۔ گویا کتاب تکوین اور کتابِ تدوین میں بالکل برابری پائی جاتی ہے۔ لہٰذا ان کے زعم میں عالم ہستی کے تمام حقائق کا راز قرآنی آیات میں کشف کیا جا سکتا ہے؛ تمام بشری علوم کے نتائج قرآنی آیات سے اخذ کیے جا سکتے ہیں اور تمام سائنسی علوم اور انکشافات کو بھی قرآنی آیات و مطالب سے لیا جا سکتا ہے۔ اس روش کی عمدہ مثالیں طنطاوی کی تفسیر "الجواہر فی تفسیر القرآن" میں پائی جا سکتی ہیں۔ یہاں تک کہ اُس سے منسوب ہے کہ ہوائی جہاز کی ایجاد کا راز بھی "فبعث اللہ غرابا یبحث فی الارض" جیسی آیات میں پایا جاتا ہے۔ البتہ یہ نظریہ کوئی

جدید نظریہ نہیں بلکہ اس کی جڑیں بعض اصحاب پیغمبر اکرم ﷺ کے بیانات میں بھی ڈھونڈی جاسکتی ہیں۔ مثال کے طور پر "الاتقان" میں سیوطی نے جہاں قرآن کریم کی جامعیت پر کئی اصحاب واحباب کے اقوال نقل کیے ہیں وہاں وہ ابن عباس سے یہ قول نقل کرتے ہیں:

لو ضاع لی عقال بعیر لوجدتہ فی کتاب اللہ تعالی

یعنی: "اگر میرے اونٹ کے پاؤں باندھنے کی رسی بھی گم ہو جائے تو میں اُسے اللہ کی کتاب میں پالوں گا۔"

مذکورہ بالا روش کے مقابلے میں جو روش اپنائی جاسکتی ہے وہ یہ ہے کہ قرآن کریم کو ایک ایسی آسمانی کتاب قرار دیا جائے جو تنہا سُپر نیچرل مسائل کے بیان کے لیے ہے اور اس کا ہدف انسان کی آخرت آباد کرنے کے سوا کچھ نہیں۔ لہٰذا قرآنی تعلیمات میں دنیاوی علوم اور سائنسی انکشافات و ایجادات کے راز ڈھونڈنا سراسر غلط ہے۔

یقینا قرآن کریم کی تلاوت اور اس کے مطالب میں غور و خوض کے دوران اگر ایک قاری کا عقیدہ یہ ہو گا کہ قرآن میں سائنس و ٹیکنالوجی، تاریخ و فلسفہ اور ریاضیات و عمرانیات جیسے علوم کے تمام مسائل کا حل پایا جاتا ہے تو ایسا قاری قرآنی مطالب میں غور و خوض کے دوران قرآن کو نیچرل سائنسز کے مطالعہ کی عینک لگا کر تلاوت کرے گا۔ اس کے برعکس، اگر ایک قاری کا عقیدہ یہ ہو گا کہ قرآن کریم میں فقط حلال و حرام، صوم و صلاۃ، قبر و برزخ اور بہشت و دوزخ کے موضوعات پر بحث ہوئی ہے تو وہ دُنیاوی مسائل کے حل و فصل میں قرآن سے رہنمائی لینے کی کوئی سنجیدہ کوشش نہیں کرے گا۔

لہٰذا یہ طے کر لینا بہت ضروری ہے کہ قرآن کریم کو کس نگاہ سے دیکھا جائے اور اِسے کس قسم کی کتاب قرار دے کر اس کے مطالب میں غور و خوض کیا جائے۔ اس حوالے سے استادِ قرآن، آیۃ اللہ جوادی آملی کا کہنا ہے کہ ہم قرآن کے بارے میں اپنے حدس و گمان اور بشری توقعات کی بنیاد پر کوئی رائے قائم نہ کریں بلکہ یہ دیکھا جائے کہ خود اللہ تعالی نے اپنی کتاب کا کیا تعارف پیش کیا ہے۔

اگر ہم اس سوال کا جواب خود کلام الٰہی میں ڈھونڈنا چاہیں کہ قرآن کیسی کتاب ہے تو یقینا جواب یہی نظر آتا ہے کہ قرآن ہدایت کی کتاب ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے:

۱. ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ

یعنی: "یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شبہ نہیں؛ اس میں صاحبان تقوی کے لیے ہدایت ہے۔"

۲. فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ

یعنی: "اُس (جبرائیل) نے اس کتاب کو اللہ کے اذن سے آپ کے قلب پر نازل کیا؛ جو اُن (آسمانی کتابوں) کی تصدیق کرنے والا ہے جو پہلے سے موجود ہیں اور (یہ قرآن) ایمان والوں کے لیے ہدایت اور بشارت ہے۔"

۳. شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ

تنہا سُپر نیچرل مسائل کے بیان کے لیے ہے اور اس کا ہدف انسان کی آخرت آباد کرنے کے سوا کچھ نہیں۔ لہٰذا قرآنی تعلیمات میں دنیاوی علوم اور سائنسی انکشافات و ایجادات کے راز ڈھونڈنا سراسر غلط ہے

یعنی: ”رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کے لیے ہدایت ہے اور ایسے دلائل پر مشتمل ہے جو ہدایت ہیں اور حق و باطل میں امتیاز ڈالنے والے ہیں۔“

۴. نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِيْلَ مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ

یعنی: ”(اے رسول!) اس نے آپ پر حق پر مبنی ایک کتاب نازل کی جو سابقہ کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور اس نے اس سے پہلے انسانوں کی ہدایت کے لیے تورات اور انجیل کو نازل کیا اور حق و باطل میں امتیاز کرنے والا (قانون) نازل فرمایا۔“

مذکورہ آیات میں ادنیٰ تأمل سے یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ نہ فقط قرآن کریم، بلکہ تمام آسمانی کتب کا اصل موضوع، بنی نوع انسان کی ہدایت ہے۔ قرآن کریم انسانی سعادت اور شقاوت کے اسباب کا بیان ہے۔ قرآنی تعلیمات کا اساسی محور عقیدہ اور عمل کے میدان میں انسان کی رہنمائی ہے۔ قرآن بنیادی طور پر کائنات کے آغاز وانجام (مبداء و معاد) کی شناخت کی کتاب ہے۔ یہ انسانی فطرت اور انسانی ماہیت کا بیان ہے اور انسان کو یہ بتاتی ہے کہ اُس کی ابتداء اور انتہاء کیا ہے، زندگی کے سفر میں اس کا رہنما کون ہے اور اسے کس کے بتائے ہوئے اصول و ضوابط کی روشنی میں، کن راستوں پر چلتے ہوئے زندگی کا سفر طے کرنا چاہیے۔

پس قرآن کریم کو سائنس اور ٹیکنالوجی یا صنعت اور Skills کی کتاب قرار دینا قرآنی مطالب میں غور و خوض کے بنیادی اصول کے خلاف ہے۔ اِس سے بڑی کجروی یہ ہے کہ قرآن کریم کی اُن آیات کی تفسیر بھی نیچرل سائنسز کی کشفیات کے معیار پر کی جائے جو سپر نیچرل (مابعد الطبیعی) حقائق کا بیان ہیں۔ علامہ طباطبائی علیہ الرحمہ تفسیر المیزان کے مقدمہ میں بعض مفسرین کی اِسی کجروی کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں:

وانت بالتامل فی جمیع ہذہ المسالک المنقولۃ فی التفسیر تجد: ان الجمیع مشترکۃ فی نقص وبئس النقص، وہو تحمیل ما انتجہ الابحاث العلمیۃ او الفلسفیۃ من خارج علی مدالیل الآیات...

و لازم ذلک (کما اومأنا الیہ فی اوائل الکلام) ان یکون القرآن الذی یعرف نفسہ (بانہ ہدی للعالمین و نور مبین و تبیان لکل شیء) مہدیا الیہ بغیرہ و مستنیرا بغیرہ و مبینا بغیرہ، فما ہذا الغیر! و ما شانہ! و بما ذا یہدی الیہ! و ما ہو المرجع و الملجأ اذا اختلف فیہ!

یعنی: ''قرآن کریم کی تفسیر میں وجود میں آنے والے مختلف مکاتب اور روشوں میں دقت اور تأمل سے آپ پر یہ حقیقت آشکار ہو جائے گی کہ یہ سب ایک نقص میں باہم مشترک ہیں اور یہ نقص کتنا ہی بُرا اور بڑا نقص ہے۔ نقص یہ ہے کہ قرآنی آیات کے معانی پر وہ علمی قاعدے اور قانون ٹونسے جائیں جو سائنسی اور فلسفی مباحث کے نتیجے میں سامنے آئے ہیں... اس انحراف کا نتیجہ (جیسا کہ ہم نے اس بحث کی ابتداء میں اس کی طرف اشارہ کیا ہے) یہ ہے کہ قرآن جو خود کو "ھدی للعالمین"، "نور مبین" اور تبیان لکل شیئ" قرار دیتا ہے، اُس سے ہم اس وقت تک نہ ہدایت پا سکیں اور نہ ہی نورِ ہدایت حاصل نہ کر سکیں جب تک کہ ہم اس کے غیر (نیچرل سائنسز وغیرہ) کے دروازے پر نہ آ جائیں۔ لیکن سوال یہ ہے

قرآنی تعلیمات کا اساسی محور عقیدہ اور عمل کے میدان میں انسان کی رہنمائی ہے۔ قرآن بنیادی طور پر کائنات کے آغاز و انجام (مبداء و معاد) کی شناخت کی کتاب ہے

که یہ غیر ہے کیا! اور اِس کی حیثیت کیا ہے! اور یہ لے کہاں جاتا ہے کرتا ہے؟ اور اگر خود اسی غیر میں اختلاف رونما ہو جائے تو پھر چارۂ کار کیا ہو گا۔"

عظیم محقق اور مفسر قرآن، علامہ سید مصطفیٰ خمینی نے بھی طنطاوی جیسے مفسرین کی قرآنی آیات کو سائنسی علوم کے قوانین کی روشنی میں دیکھنے کی روش پر سخت تنقید کرتے ہوئے لکھا ہے:

واما ما قد یقال: إن الابتکارات الطبیعیة حصلت من الآیات الإلهیة والقرآن الکریم، فهو من الجزاف جدا، و لاینبغی للقرآن ذلک، فإن القرآن یعرف نفسه و یعلن خاصته، و یظهر و یعرب عما هو علیه من المعنویات، و لو کانت الآیات رمز تلک المسائل، و لکن هذا العرض العریض المشهود فی العصر فی ناحیة الاختراعات والحضارة الأوربية، لیس مستنداإلیه بالقطع والیقین. فما صنعه بعض المفسرین فی العصر الأخیر، ظنا إن الأمر کذلک، و مستشعرا من الآیات بعض الحوادث الیومیة و المصنوعات الجدیدة، خال عن التحصیل جداً.

یعنی: "جہاں تک اس دعوی کا تعلق ہے کہ سائنسی انکشافات کا سرچشمہ آیات الٰہیہ اور قرآن کریم ہے، تو یہ سراسر غلط ہے۔ یہ بات قرآن کے شایان شان ہی نہیں ہے۔ یقینا قرآن اپنا تعارف خود کرواتا ہے اور اپنی ماہیت کا اعلان کرتا ہے اور قرآن جن معنوی امور کے بیان کے لیے نازل کیا گیا ہے، انہیں واضح بیان اور صاف آشکار کرتا ہے۔ اگر قرآنی آیات ان مسائل کا رمز مان بھی لیا جائے، تب بھی عصر حاضر میں سامنے آنے والے سائنسی انکشافات اور یورپی تمدن میں منظر عام پر آنے والی اختراعات کا سرچشمہ یقینا قرآنی آیات نہیں ہیں۔ لہٰذا آخری دور کے بعض مفسرین نے (قرآن کریم کی جو سائنسی) تفسیریں اس زعم میں مبتلا ہو کر کی ہیں کہ قرآن سائنسی انکشافات کا بیان ہے اور انہوں نے بعض روزمرہ حوادث اور جدید اختراعات کا سرچشمہ قرآنی آیات کو قرار دیا ہے، اُن

کی یہ روش تحقیق کے سراسر منافی ہے۔"
لہٰذا قرآن کریم کے مطالب میں غور و خوض کا بنیادی اصول یہ ہے کہ اس کتاب کو ہدایت کی کتاب قرار دے کر اس کا مطالعہ کیا جائے۔ قرآنی مطالب میں غور و خوض کا یہ بنیادی اصول، یقینا ایک مسلمہ اصول ہے اور اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ قرآن کریم کی ہر آیت اور ہر سورہ اپنے اندر انسانی ہدایت کا سامان لیے ہوئے ہے۔ لیکن یہاں اس غلط فہمی کا ازالہ بھی ضروری ہے کہ قرآن کریم نے (اگرچہ ہدایت کی غرض و غایت سے) کئی مقامات پر جہانی حقائق پر بحث کی ہے۔ قرآن نے جہاں اپنی تشریعی آیات Lageslative / Canonized Verses میں بنی نوع بشر کو راستہ دکھایا ہے، وہاں اپنی توصیفی آیات Descriptive Verses میں کائناتی حقائق بیان کیے ہیں۔

یقینا قرآن کریم کی یہ آیات ، عینی یا Concert حقائق کا بیان ہیں۔ لہٰذا جہاں قرآن کریم نے جہانی حقائق بیان کیے ہیں اور جس حد میں بیان کیے ہیں، ان حقائق سے بعض سائنسی کشفیات تک پہنچنا بھی عین ممکن ہے۔ لہٰذا ہماری نظر میں جہاں تمام قرآنی آیات کو نیچرل سائنسز کے قوانین کے تناظر میں دیکھنا افراط ہے، وہاں قرآنی آیات سے ہر قسم کے سائنسی استفادہ کو ممنوع قرار دینا بھی تفریط ہے۔ اگر ہم خود قرآن کریم کی بعض آیات میں غور کریں تو ان کا ظاہر یہی ہے کہ قرآن ہر شئے کا بیانگر ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

۱۔ مَا كَانَ حَدِيثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ

یعنی: "قرآن گھڑی ہوئی باتیں نہیں بلکہ اپنے سے پہلے نازل شدہ کلام کی تصدیق ہے اور اس میں ہر شئے کی تفصیل موجود ہے اور یہ ایمان لانے والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔"

۲۔ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ

یعنی: "اور ہم نے آپ پر یہ کتاب (قرآن) نازل کی ہے جو ہر شئے کا بیان ہے اور ہدایت ہے اور رحمت ہے اور مسلمانوں کے لیے بشارت ہے۔"

۳۔ وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ

یعنی: "آسمان و زمین میں ایسی کوئی غائب چیز نہیں ہے کہ جس کا بیان اس کھلی کتاب میں نہ ہو۔"

۴۔ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ

یعنی: "اور کوئی پتہ نہیں گرتا مگر یہ کہ اس کا علم اللہ کو حاصل ہے اور نہ زمین کی تاریکیوں میں کوئی دانہ اور نہ کوئی خشک و تر ایسا ہے کہ جس کا علم کھلی کتاب میں موجود نہ ہو۔"

۵۔ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ

قرآن کریم نے جہانی حقائق بیان کیے ہیں اور جس حد میں بیان کیے ہیں، ان حقائق سے بعض سائنسی کشفیات تک پہنچنا بھی عین ممکن ہے

یعنی: "ہم نے اس کتاب میں کسی چیز کی کمی نہیں چھوڑی؛ پھر سب اپنے پالنے والے کے پاس جمع کیے جائیں گے۔"

ان آیات کا ظاہر یہی ہے کہ قرآن کریم میں ہر خشک و تر کا تذکرہ موجود ہے۔ اگر ان آیات کے عموم کو قید نہ لگائی جائے تو یقینا ان سے یہ استفادہ ہوتا ہے کہ قرآنی آیات میں تمام کائناتی حقائق، منجملہ سائنسی حقائق کا بیان موجود ہے۔ یہاں یہ بھی نہیں کہا جاسکتا کہ قرآن کا یہ تعارف خود قرآن سے نہیں لیا گیا۔ لیکن اگر بعض ماہرین قرآنیات کا اصرار ہو کہ قرآن میں ہر خشک و تر کے تذکرے سے مراد فقط وہ خشک و تر ہے جو انسانی ہدایت کے راستے میں کام آسکتا ہے یا اگر بعض کا اصرار ہو عام انسان یہ صلاحیت اور لیاقت نہیں رکھتے کہ قرآن سے ہر خشک و تر کے رمز و راز کشف کر سکیں تب بھی قرآنی آیات سے نیچرل سائنسز یا بشری علوم کے مسائل کا حل تلاش کرنے کی مکمل مخالفت، قرین صحت نظر نہیں آتی۔

بالخصوص جب ایک مفسر کا دعوی یہ بھی ہو کہ قرآن کریم موجودات ہستی کی حقیقت کا بیان ہے اور اس میں نیچرل اور سُپر نیچرل (طبیعی و مابعد الطبیعی) سب موجودات کی حقیقت بیان ہوئی ہے۔ ایسے میں کس طرح قرآن کریم کی آیات اور اس کے مطالب کو عالم طبیعت کے حقیقتوں کے بیان سے بالکل بیگانہ قرار دیا جاسکتا ہے؟

لہٰذا ہمارے خیال میں اِس حوالے سے جلال الدین سیوطی کے "فی العلوم المستنبطۃ من القرآن" کے باب میں مؤقف کے صدر و ذیل میں تضاد پایا جاتا ہے۔ ان کا دعوی تو یہ ہے کہ:

"اور میں یہ کہتا ہوں کہ اللہ تعالی کی کتاب ہر شئے (کے بیان) پر مشتمل ہے۔ جہاں تک علوم کی انواع کا تعلق ہے تو کسی علم کا کوئی باب اور کوئی مسئلہ ایسا نہیں ہے کہ جو طے شدہ ہو اور اُس پر قرآن کریم سے کوئی دلیل موجود نہ ہو۔"

لیکن جب وہ قرآن سے اخذ شدہ علوم کی فہرست پیش کرتے ہیں تو اس میں اکثر رائج

بشری علوم اور نیچرل سائنسز کا نام نہیں ملتا۔
خلاصہ یہ کہ قرآنی آیات سے نیچرل سائنسز یا بشری علوم کے مسائل کا حل تلاش کرنے کی ہر لحاظ سے مخالفت، قرین صحت نہیں ہے۔

ہاں! یہ امر اپنی جگہ تسلیم شدہ ہے کہ قرآن کریم کی غرض و غایت اور فلسفۂ وجودی، حقائق ہستی کا ایسا بیان ہے جس کے نتیجہ میں انسان ہدایت پائے اور سعادت مند ہو۔ لہٰذا اگر قرآن کریم میں کہیں نیچرل سائنسز کے مسائل بیان بھی ہوئے ہیں تو اِس غرض سے نہیں کہ انسان کہکشاوں پر کمند ڈال سکے اور چند روزہ زندگانیِ دنیا آباد کر سکے۔ کیونکہ آخرت سے کٹ کر آباد شدہ دنیا، قرآنی منطق میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ ستاروں پر کمند ڈال لینا، قرآن کی نظر میں انسانی سعادت کے مساوی نہیں ہے۔

کیونکہ یہ عین ممکن ہے کہ انسان زمین کے دل میں اتر جانے اور کہکشاؤں کے راز کشف کر لینے کے بعد بھی شقاوت اور بدبختی کے عین دہانے پر کھڑا ہو۔ اور اس کے برعکس، زمین پر بوریا بچھائے، اور ستاروں اور سیاروں کے رازوں سے بے خبر رہتے ہوئے بھی انسانی سعادت کی اعلی منزلوں پر فائز ہو۔

پس قرآن کریم انسان کو تکوین کا آئینہ دکھا کر تشریع کے دروازہ پر لاتا ہے لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ جہاں قرآن نے تکوین کی بحث چھیڑی ہے، وہاں قرآن کی رہنمائی نادرست ہو۔ اور جب ایسا ہے تو پھر کیا ہرج ہے کہ بعض دانشور، قرآنی آیات سے عالم طبیعت کے بعض رموز کشف کرنے کی تگ و دَو کر لیں؟ البتہ اس توجہ کے ساتھ کہ عالم طبیعت میں یہ انہماک انہیں قرآن کی اصل ہدایت سے دور نہ کر دے۔

ہمارے خیال میں اس حوالے سے استاد عباس علی عمید زنجانی کا یہ بیان کافی وزنی ہے کہ:

بہ نظر می رسد امکان یا عدم امکان تفسیر علمی قرآن یک مسالہ کلامی نیست کہ بر اساس یک مبنای عقلی در دین پژوھی بتوان یکی از آن دو را اثبات و دیگری را نفی نمود۔ بی گمان قرآن باوجود کتاب ھدایت بودن ممکن است از بُعد عقلانی ھدایت بہ براھین عقلی و دلایل متکی بہ اصول علمی استناد نماید و یا از باب اعجاز بہ اصول علمی کی ھنوز بشر بہ آن دست نیافتہ است، استناد کند و ناشناختہ ھای علمی را بہ بشر تعلیم نماید۔

یعنی: ”ایسا لگتا ہے کہ یہ سوال کہ آیا قرآن کریم کی سائنسی تفسیر ممکن ہے یا نا ممکن یہ کوئی ایسا کلامی مسئلہ نہیں ہے کہ دینی تحقیق کے باب میں عقلی بنیادوں پر ایک (شقّ) کو ثابت اور دوسری کو ردّ کیا جس سکے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ قرآن کتاب ہدایت ہے لیکن یہاں یہ بھی ممکن ہے کہ ہدایت کے عقلانی پہلو کے پسِ منظر میں قرآن، فلسفی براہین اور سائنسی اصولوں کا سہارا لے یا اپنے معجزہ ہونے کے ناطے ایسے سائنسی اصولوں کو اپنے مدعی کی دلیل بنائے جن تک بنی نوع بشر کو ابھی تک رسائی نہ ہوئی ہو اور یہ عین ممکن ہے کہ قرآن انسانیت کو سائنسی دنیا کے انجانے رازوں سے آشنا کر دے۔“

جس کے نتیجہ میں انسان ہدایت پائے اور سعادت مند ہو۔ لہذا اگر قرآن کریم میں کہیں نیچرل سائنسز کے مسائل بیان بھی ہوئے ہیں تو اِس غرض سے نہیں کہ انسان کہکشاوں پر کمند ڈال سکے اور چند روزہ زندگانیِ دنیا آباد کر سکے

وزارت برائے ثقافت اور اسلامی ارشاد کے شعبہ قرآن و عترت کی کارکردگی میں توسیع و ترقی کا مینی فیسٹو

شعبے کے دو اہم فرائض میں سے قرآن و عترت کے موضوع پر خاص توجہ شعبہ قرآن و عترت کی مشارکت سے چند صوبوں میں اہل بیت (ع) کے علوم و معارف و حدیث کے شورٹ کورسز کا انعقاد

پروفیسر ڈاکٹر عبدالهادی فقهی زاده

۱- شعبے کے دو اہم فرائض میں سے قرآن و عترت کے موضوع پر خاص توجہ

○ شعبہ قرآن و عترت کی مشارکت سے چند صوبوں میں اہل بیت (ع) کے علوم و معارف و حدیث کے شورٹ کورسز کا انعقاد

○ دیگر تبلیغی، تحقیقی اور علمی تنظیموں سے ہم آہنگی کی غرض سے ملک کے ہر صوبے کو ائمہ معصومیں (ع) اور دینی اکابرین میں سے کسی ایک کے لیے مخصوص کرنا

-صوبہ خراسان رضوی: امام رضا (ع)
-صوبہ زنجان: حضرت زینب (س) صبر و استقامت کا سوگ
-صوبہ ہرمزگان: امام سجاد (ع)
-صوبہ قم: حضرت معصومہ (س)

۲-معارف قران و عترت کی جامع فاصلاتی تعلیم کے اجراء کے لیے سانچوں کی تیاری

○ تعلیمی الیکٹرانیک قرآن پروڈیوس کرنا (موبائل فون میں استعمال)

○ بچوں کے لیے خاص الیکٹرانیک کھیلوں پروڈیوس کرنا

○ مختصر قرآنی کلیپ پروڈیوس کرنا

۳-علمی و تحقیقی اور تجرباتی سطوح پر مختلف شعبوں میں خاص کمیٹیوں کی تشکیل و احیاء

○ قرآن و عترت کی سرگرمیوں سے متعلق مختلف شعبوں کے محققین اور دانشوروں کی مشارکت سے، کمیٹی آف کوالٹی کا اجراء

○ قرآنی تراجم کے موضوع پر ماہر دانشوروں کی مشارکت سے قرآن پاک کے ترجمے کی نگران کمیٹی کا احیاء

۴-قرآن و عترت (ع) کی سرگرمیوں کی شکل میں دو نئے پہلووں کی سنجیدہ تقویت:

○ بین الاقوامی امور کا مشیر

○ الیکٹرانیک تعالیم اور سرگرمیوں کا مشیر

۵-بورڈ کاسٹنگ اور وزارت برائے ثقافت اور اسلامی ارشاد کے خاص شعبوں سے ہم آہنگی کی توسیع و ترقی

○ وائس آف اسلامی جمہوریہ ایران

○ ٹی وی آف اسلامی جمہوریہ ایران

○ سینما آرگنائزیشن

○ ثقافتی سیکشن

○ ہنری سیکشن

۶-قرآن و عترت کے شعبے میں فعال فلاحی تنظیموں سے دو طرفہ ہم آہنگی کی ترویج و ترقی :

○ تنظیموں کا معائنہ

○سرگرمیوں کی جانچ پڑتال

○ان فلاحی تنظیموں کا شعبہ قرآن و عترت کے کچھ بڑے اقدامات سے تعاون جیسے : تہران اور دیگر صوبوں میں قرآن کی بین الاقوامی نمائش، جشن رمضان و غیرہ۔۔

۷- قرآن و عترت (ع) کی ترویج و تبلیغ سے متعلق شعبوں میں تحقیق و مطالعے کی توسیع :

○ " ثقافت سازی" اور عملی و نظری موضوعات کے حوالے سے مخصوص نشستوں کا انعقاد جیسے : قرآنی ادب، قرآنی ہنر کی توسیع کے طریقہء کار، قرآنی قصص کو ہنری طریقے سے پیش کرنا، قرآنی سینما کی توسیع کے طریقہء کار، قرآنی زندگی کے طور و طریقے کی توسیع اور قرآن اسکرپٹ رائٹنگ کی توسیع کے طریقہ ء کار

۸-شعبہ ء قرآن و عترت سے متعلق سرگرمیوں کی توسیع کے لیے، عوامی شراکت داری کے منصوبوں کی حمایت :

○ "افق ملی" کا منصوبہ (قرآنی ثقافت کی ترویج کے لیے قرآن پیش کرنا) اور ایرانی تجارت بینک میں اکاونٹ نمبر ۱۱۴ کھولنا جس میں سالانہ ہر ایرانی ۱۲ ہزار توان جمع کرا سکتا ہے ۔(ماہور ایک ہزار تومان)

۹- بچوں کے لیے قرآنی اور دینی اداروں کی تشکیل اور توسیع کی حمایت

۱۰- قرآن کی بین الاقوامی نمائش کے معیار کی توسیع اور فلاحی قرآنی اداروں اور یونین آرگنائزیشن کے تعاون کے راستے فراہم کرنا

○ بین الاقوامی سیکشن کی تقویت

○ نئے آثار کی تخلیق اور قرآنی نمائش کے امور میں تعاون کی غرض سے فنکاروں اور قرآنی حکام و عمائدین کو دعوت عام دینا

○ قرآنی نمائش کے انعقاد میں دیگر صوبوں کی صلاحیتوں سے استفادہ

فلاحی تنظیموں کاشعبہ قرآن و عترت کے کچھ بڑے اقدامات سے تعاون جیسے : تہران اور دیگر صوبوں میں قرآن کی بین الاقوامی نمائش، جشن رمضان و غیرہ۔۔

قرآن پاک کی اہمیت اور مسلم امہ کا اتحاد...
اقبال کی نگاہ میں

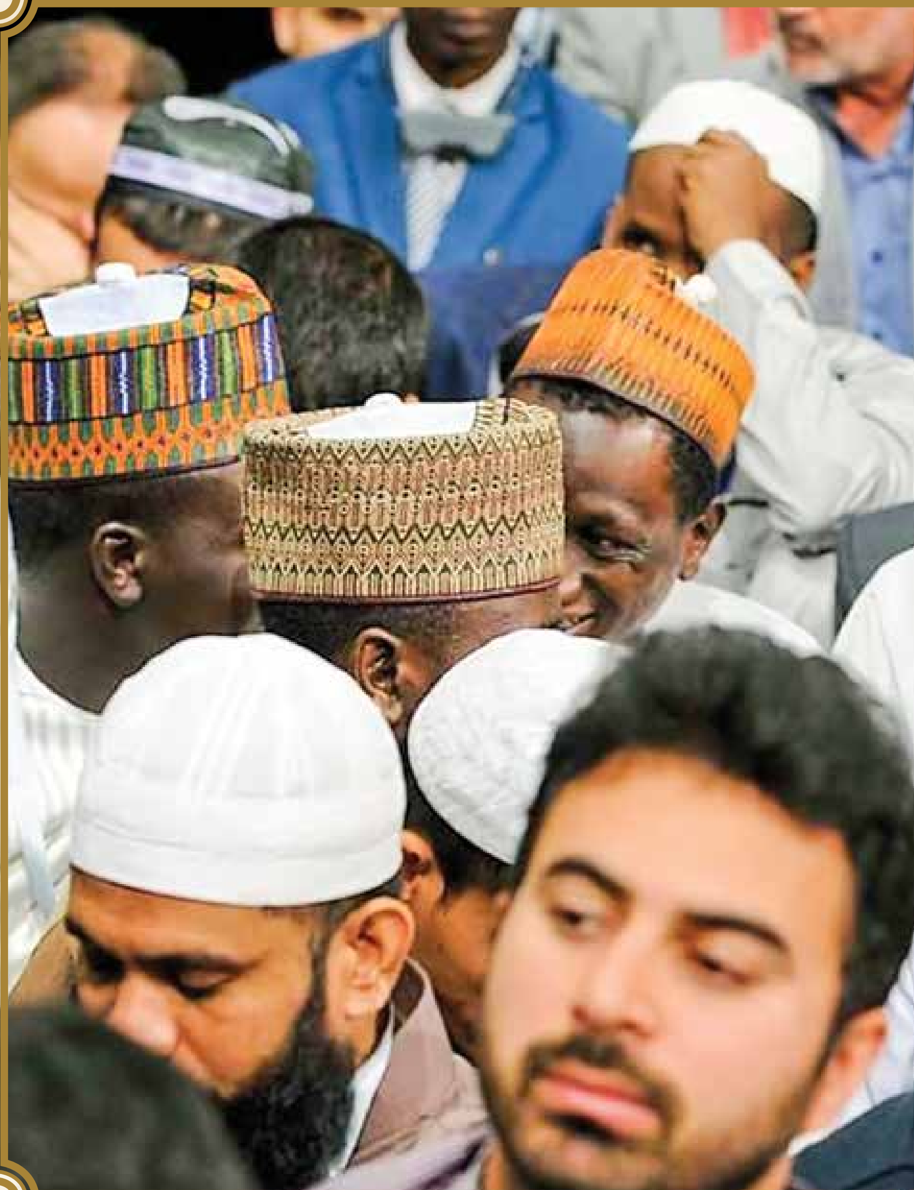

ڈاکٹر علی کاوسی نژاد، اسسٹنٹ پروفیسر
یونیورسٹی آف تہران' ڈپارٹمنٹ آف اردو

حکیم الامت علامہ محمد اقبال کی تربیت ان کے والد ماجد شیخ نور محمد کی نگرانی میں ہوئی چنانچہ ان کے والد یوں فرماتے ہیں: "بیٹے! تم قرآن کی تلاوت اس طرح کرو جیسے یہ اس وقت تم پر نازل ہو رہا ہے۔"

علامہ محمد اقبال کی زندگی اور ان کی شاعری کے مطالعے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ وہ نہ صرف مسلمانوں کی عظمت رفتہ اور شان ماضی پر نالہ سنج ہیں بلکہ مسلمانوں کو قرآنی احکام پر عمل کرنے کی بھی تعلیم دیتے ہیں۔ علامہ اقبال

اقبال کی زندگی اور ان کی شاعری کے مطالعے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ وہ نہ صرف مسلمانوں کی عظمت رفتہ اور شان ماضی پر نالہ سنج ہیں بلکہ مسلمانوں کو قرآنی احکام پر عمل کرنے کی بھی تعلیم دیتے ہیں

اپنی عمر کے آخری دنوں میں دو کتابیں ہمیشہ اپنے پاس رکھتے ہیں ایک قرآن پاک اور دوسری مثنوی مولانا جلال الدین رومی۔ اقبال کی ہمیشہ یہ عادت رہی کہ وہ نماز فجر کے وقت قرآن پاک کی تلاوت فرماتے تھے اور ساتھ ساتھ آبدیدہ ہو جاتے تھے۔ یوں انہوں نے اپنے والد مکرم کی نصیحت کو مد نظر رکھتے ہوئے قرآنی آیات کو اس انداز سے تلاوت فرماتے جیسے اسی وقت ان پر نازل ہوتی تھیں۔ اقبال اپنے فارسی کلام میں بھی قرآن کی اہمیت کے حوالے سے یوں نغمہ سنج ہیں:

گر تو می خواہی مسلمان زیستن
نیست ممکن جز بہ قرآن زیستن

مولانا ابوالحسن علی ندوی اپنی تصنیف "نقوش اقبال" میں علامہ اقبال کی شخصیت کی تشکیل کے حوالے سے یوں رقمطراز ہیں:

"اقبال کی شخصیت کو بنانے والا دوسرا عنصر وہ ہے جو آج ہر مسلمان کے گھر میں موجود ہے مگر افسوس کہ آج خود مسلمان اس کی روشنی سے محروم، اس کے علم و حکمت سے بے بہرہ ہیں، میری مراد اس سے قرآن مجید ہے، اقبال کی زندگی پر یہ عظیم کتاب جس قدر اثر انداز ہوئی ہے اتنا نہ وہ کسی

شخصیت سے متاثر ہوئے ہیں اور نہ کسی کتاب نے ان پر ایسا اثر ڈالا ہے۔"
اقبال مسلمانوں کی عظمت رفتہ پر شکوہ سنج ہیں اور اسے مسلمانوں کی قرآن پاک سے روگردانی کو اصلی وجہ جانتے ہیں۔ علامہ اقبال قرآنی ہدایات کے تناظر میں مسلمانوں کو قرآنی احکامات پر عمل کرنے اور قرآن مجید میں تدبر کرنے کی تلقین پر گفتگو کرتے ہوئے اپنے خطبات میں لکھتے ہیں:

" قرآن مجید کا حقیقی مقصد تو یہ ہے کہ انسان اپنے اندر گوناگوں روابط کا ایک اعلی اور برتر شعور پیدا کرے جو اس کے اور کائنات کے درمیان قائم ہیں"

علامہ اپنے اردو کلام میں قرآنی آیات میں غور و فکر اور تفکر و تدبر کی یوں تلقین فرماتے ہیں:

قرآن میں غوطہ زن اے مرد مسلمان
اللہ کرے عطا تجھ کو جدت کردار

علامہ اقبال ان بزرگ ہستیوں میں ہیں جو اپنے دور کی ملائیت اور خانقاہ نشینی اور بے عملی کی کھل کر مخالفت کرتے ہیں۔ در اصل وہ اس عجمی تصوف کے مخالف ہیں جو مسلمانوں کو بے عملی اور بے تدبیری کا سبق سکھاتا ہے۔ اقبال بڑے مفکر اور فلسفی کے طور پر مشرق میں سرزمین میں ابھرے اور ان کے خیالات اور افکار نے اپنے زمانے کے لوگوں کو بھی جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ ان کے فلسفیانہ افکار کی بالیدگی ان کی اردو فارسی شاعری میں ہمیں نظر آتی ہے۔ اقبال بیک وقت بڑے شاعر اور فلسفی کے روپ میں سامنے آتے ہیں۔ در حقیقت علامہ اس تصوف کے خلاف آواز اٹھاتے ہیں جن میں بنی نوع انسان کے لیے کوئی لائحہ عمل تیار نہیں کر سکتا اور انسان کو بے عملی اور سستی میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اقبال اپنے دور میں وہ واحد مفکر ہیں جو سب چلنجز کا سامنا کرنا چاہتے ہیں اور مسلمانوں کی حالت

بڑے مفکر اور فلسفی کے طور پر مشرق کی سرزمین میں ابھرے اور ان کے خیالات اور افکار نے اپنے زمانے کے لوگوں کو بھی جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ ان کے فلسفیانہ افکار کی بالیدگی ان کی اردو فارسی شاعری میں ہمیں نظر آتی ہے

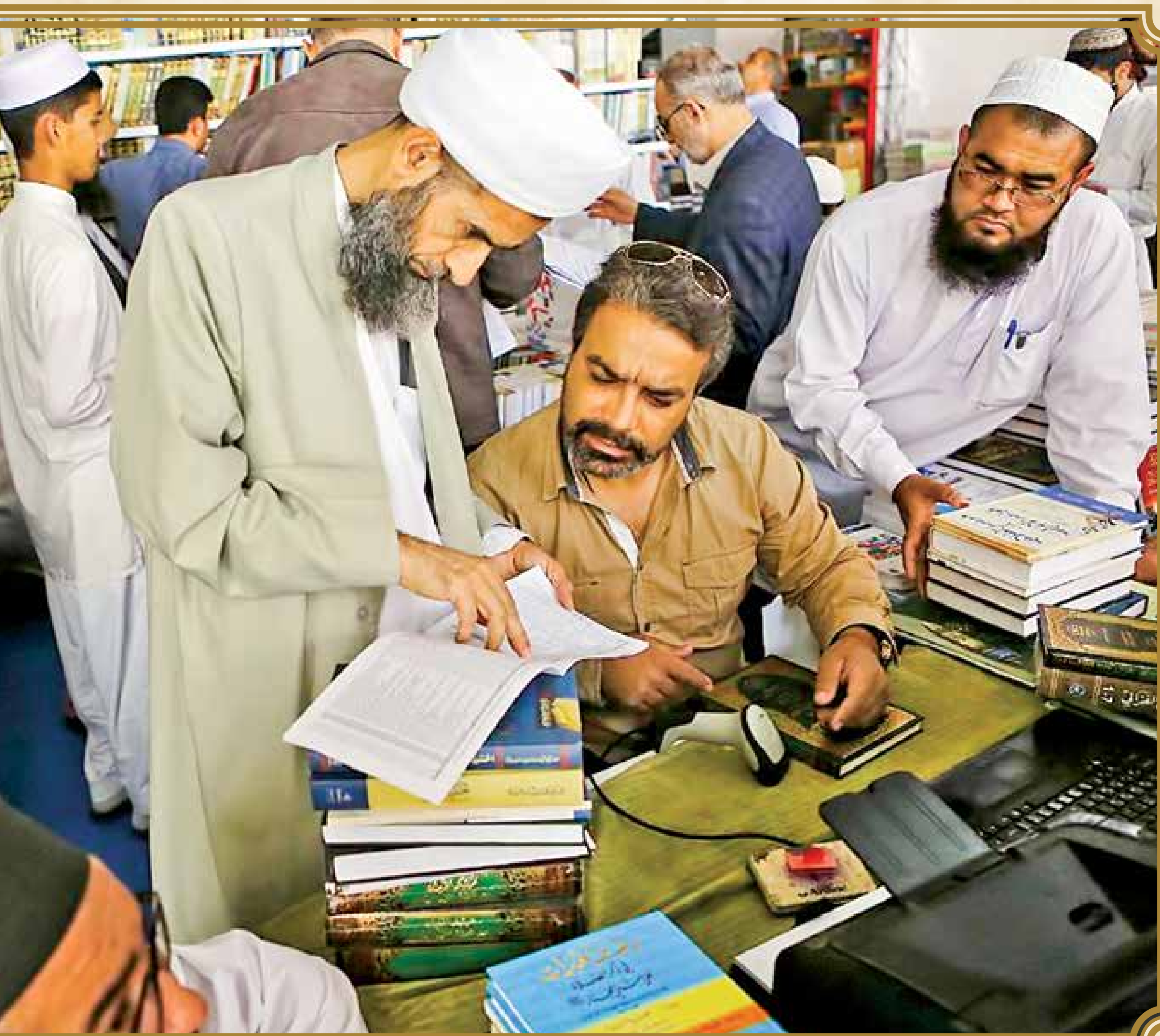

زار کو دیکھ کر انھیں ان کی شاندار ماضی کی یاد دلاتے ہیں۔ اسلام نے مسلمانوں کو زندگی بسر کرنے کے لیے ایسی تعلیمات دیں جن کی بنا پر وہ اپنے مستقبل کو سنوار سکیں۔ اقبال کا خیال ہے کہ جو تصوف مسلمانوں میں عام ہوا وہ در اصل ایرانی اور عجمی تصوف ہے جو ایرانی صوفیا کا دیا ہوا تحفہ تھا جو صدیوں تک مسلمانوں کے افکار پر سوار رہا۔ یہ وہ خانقاہی تصوف ہے جس نے ہندوستان کے طول و عرض میں پھیل کر لوگوں کو بے عملی اور عزلت نشینی کے شکنجے میں قید کر رکھا۔ اقبال نے اس کے خلاف بغاوت کا علم اٹھایا اور بے باکی سے ملاؤں اور خانقاہی صوفیوں کو اپنی تنقید کا نشانہ بنایا۔

رہا نہ حلقہ صوفی میں سوز مشتاقی
فسانہ ہائے کرامات رہ گئے باقی
خراب کوشک سلطان و خانقاہ فقیر
فغان کہ تخت و مصلی کمال رزاقی
کرے گی داور محشر کو شرمسار اک روز
کتاب صوفی و ملّا کی سادہ اوراقی
(کلیات اقبال‘ ص ۳۹۳)

علامہ اقبال کے نزدیک مسلمانوں میں بہت سے بنیادی اشتراکات ہیں۔ اللہ، اس کے رسول اور قرآن پاک ایک ہی ہے ۔ وہ سب ایک ہی کو اپنا اللہ سمجھتے ہیں اور اس کی عبادت کرتے ہیں۔ سب ایک ہی قبلے کی طرف نمازیں پڑھتے ہیں لیکن آج کے دور میں وہ مختلف فرقوں اور ذاتوں میں تقسیم ہو چکے ہیں اور فرقہ بندی مسلمانوں کی ایک بڑی مصیبت بن چکی ہے۔

منفعت ایک ہے اس قوم کی،
نقصان بھی ایک
ایک ہی سب کا نبی، دین بھی،
ایمان بھی ایک
حرم پاک بھی ، اللہ بھی ،
قرآن بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو
مسلمان بھی ایک
فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں

(ایضاً، ص ۲۳۰)

علامہ اقبال کے لوح مزار پر درج ذیل فارسی اشعار کندہ ہیں جن میں وہ مسلمانوں کے آپس میں اتحاد اور اخوت کا سبق دیتے ہیں۔ علامہ اقبال سبھی مسلمانوں کو نسلی اور قومی تعصّبات سے دوری اور ساتھ رہنے کی ہدایت دیتے ہیں ہر چند موجودہ دور کے عالم اسلام میں وحدت بین المسلمین میں مختلف طرح کی فرقہ بندیاں شروع ہو گئی ہیں اور رفتہ رفتہ عالم اسلام کی اخوت اور برادری میں خلل پڑ گئی ہے۔

نہ افغانیم و نی ترک و تتاریم
چمن زادیم و از یک شاخساریم
تمیز رنگ و بو بر ما حرام است
کہ ما پروردہ یک نو بہاریم
(کلیات اقبال ، ص ۵۲)

فارسی اشعار کندہ ہیں جن میں وہ مسلمانوں کے آپس میں اتحاد اور اخوت کا سبق دیتے ہیں - علامہ اقبال سبھی مسلمانوں کو نسلی اور قومی تعصبات سے دوری اور ساتھ رہنے کی ہدایت دیتے ہیں

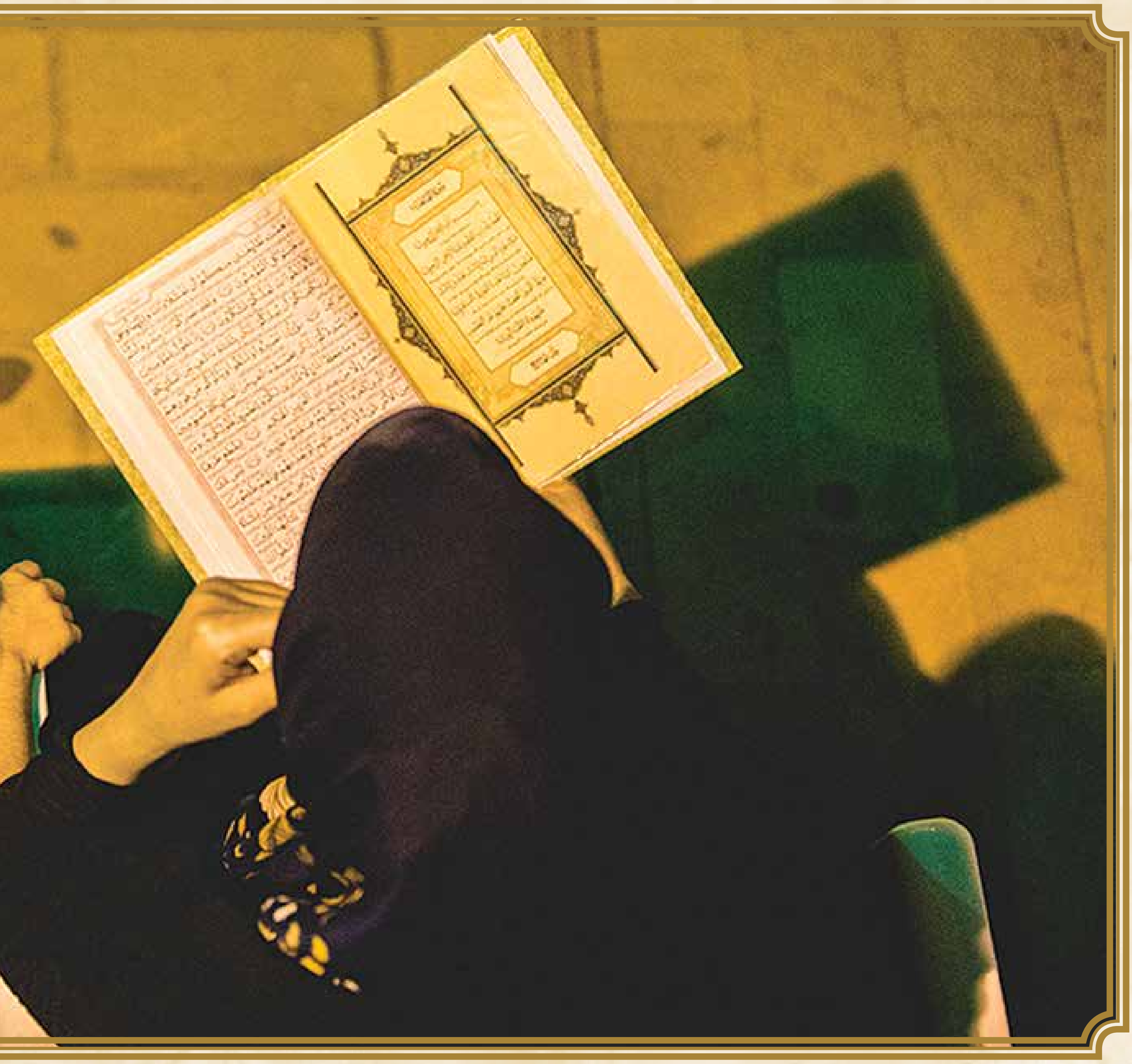

اخلاق انسانی پر قرآن کے اثرات

زینب شکاری – فاطمہ طاہری پور

قرآن نے انسان کو خلیفہ اللہ فی الارض کہا ہے ۔ انسان زمین پر خدا کا خلیفہ ہے ۔ اس کا کام دوسروں کی غلامی نہیں ' بلکہ اللہ تعالی کے دین پر عمل کرنا اور دنیا میں اسے نافذ کرنا ہے ۔ انسانی معاشرے کی تشکیل و اخلاقی اقدار کی ترویج کے سلسلے میں قرآن انسان کے لیے اخلاقی منشور کی اہمیت رکھتا ہے ۔ اولاد کا ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک ہی معاشرتی استحکام کے لیے مضبوط بنیاد فراہم کرتا ہے ۔ قرآن اخلاقیات کی تربیت کرنا چاہتا ہے اور مسلمان کو منزل کمال تک لے جانا چاہتا ہے ۔ مصیبت کو برداشت کرلینا ایک انسانی کمال ہے ۔ قدرت تحمل کے ساتھ

اولاد کا ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک ہی معاشرتی استحکام کے لیے مضبوط بنیاد فراہم کرتا ہے ۔ قرآن اخلاقیات کی تربیت کرنا چاہتا ہے اور مسلمان کو منزل کمال تک لے جانا چاہتا ہے

قرآن نے ایمانی جذبات کے بھی مرقع پیش کیے ہیں جن سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ وہ تحمل و حلم کو صرف منفی حدوں تک نہیں رکھنا چاہتا بلکہ مصائب و آفات کے مقابلے میں ایک مثبت رخ دینا چاہتا ہے۔ قرآن پوری انسانیت کی فلاح و بہبود ہی کا سامان ہے جو سراپا رحمت ہے۔یہ آسمانی کتاب رب العالمین کی مضبوط رسی ہے جسے مضبوطی سے پکڑنے والا دنیا و آخرت میں کامیابی و کامرانی سے ہم کنار ہوگا جو سیدھی اور سچی راہ دکھاتا ہے۔قرآنی آیات بارش کے حیات بخش قطروں کی طرح ہیں جو باغ میں سبزہ زار اگاتے ہیں ۔جو لوگ تعلیم اور ایمان کے جذبے سے اور حقیقت سے عشق کے ساتھ ان کی طرف دیکھتے ہیں وہ ہر سورت بلکہ ہر آیت سے نیا درس لیتے ہیں جو ان کے ایمان کی پرورش کرتا ہے اور ان میں انسانیت کی واضح صفات کو تقویت پہنچاتا ہے۔قرآنی آیتیں ہم سب مسلمانوں کو عجیب درس دیتی ہیں۔یہ آیتیں اس حقیقت کی ترجمانی کرتی ہیں کہ جب کوئی قرآنی سورت نازل ہوتی ہے تو پہلے مسلمانوں میں ایک تازہ روح پیدا ہوجاتی ہے اور انہیں نئی تربیت حاصل ہوتی ہے اس طرح کہ اس کے آثار بہت جلد ان کے چہروں سے نمایاں ہوجاتے ہیں۔ اثرات کے لحاظ سے قرآن کا مقام سب سے آگے ہے۔

کسی فرد کو بدلنا دنیا کا مشکل ترین کام ہے ۔قرآن نے فرد کو خطاب کیا اور اس کے ذہن و فکر اور سیرت و کردار کا ہی نہیں ' بلکہ اس کے جذبات و احساسات تک کا رخ موڑ دیا قرآن نے طہارت فکر و نظر اور کردار کی بنیاد پر ایک پاکیزہ معاشرہ کا تصور دیا۔

قرآن کے ذریعہ انسان نے ایک ہمہ جہت تبدیلی کا مشاہدہ کیا۔ یہ تبدیلی ہمیشہ کے لیے نمونہ بن گئی۔ قران ہر مسلمان کی زندگی میں بہت زیادہ برکتوں کا باعث ہے۔ قرآن پڑھنے سے دلوں کو سکون ملتا ہے اور روح و قلب کا سکون انسان کی روزمرہ کی زندگی میں اسے خوش قسمتی کی طرف لے جاتا ہے۔ قرآن ہدایت و رحمت کا سرچشمہ ہے۔اصل میں قرآن کی سورتوں اور آیتوں کے خاص فوائد ہیں۔ یہ سچ ہے کہ انسان سازی میں تلاوت قرآن اور دعا کا بہت بڑا اثر ہے۔ اگر ابتدا سے انتہا تک قرآن کی سورتوں پر غور سے نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوگا کہ قرآن نے انسانوں کو سعادت اور خوش نصیبی کے ساتھ دنیاوی زندگی گزارنے کے لیے بہترین راہ کی نشاندہی کی ہوئی ہے۔

WWW.TEBIAN.NET

حضرت امام خمینی قدس سرہ الشریف کا قول وزین ہے کہ :

قرآن کریم، انسان سازی کی کتاب ہے اور
دنیا میں قرآن پاک سے بالاتر کوئی بھی مکتبہ فکر ہو ہی
نہیں سکتا اور وجود نہیں رکھتا